تقریب رونمائی سہ ماہی مجلّہ اجتہاد شمارہ ۲

محمد خالد سیف

اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد کے زیر اہتمام جاری ہونے والے سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد'' کے شمارہ ۲ (اشاعت خاص: اسلام اور مغرب) کی تقریب رونمائی بروز منگل مؤرخہ ۲۹ جنوری ۲۰۰۸ء کی شام جناب ڈاکٹر منظور احمد ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد/ رکن اسلامی نظریاتی کونسل کی زیر صدارت آڈیٹوریم عثمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، گلشن اقبال کراچی میں منعقد ہوئی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کے قاری محمد اکمل شاہین کی وجد آفرین اور مسحور کن تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود، چیئرمین کونسل خطبہ استقبالیہ کے لیے سٹیج پر تشریف لائے، آپ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں تمام مہمانان گرامی کا اس تقریب میں شرکت فرمانے پر خیر مقدم کیا اور تفصیل کے ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ملک کا ایک اہم آئینی ادارہ ہے، جو ۱۹۶۲ء میں معرض وجود میں آیا تھا۔ آئین پاکستان کی رو سے اس ادارے کے فرائض منصبی حسب ذیل ہیں:

ا- مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا، جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے، جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے۔

ب- کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا، جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلام احکام کے منافی ہے یا نہیں؟

ج- ایسی تدابیر کی، جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے نیز ان مراحل کی، جن سے گزر کر تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہیے، سفارش کرنا۔

د- مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کی راہنمائی کے لیے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا، جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

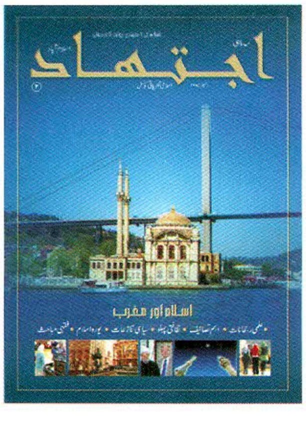

انہوں نے سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں قوانین کی اسلامی تشکیل اور مقصد کے لیے کونسل کے کردار کی وضاحت سے تصریح کر دی گئی ہے کونسل نے اپنے کردار اور اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے اب تک جو کام کیا ہے، وہ قریباً ۸۰ رپورٹوں کی صورت میں طبع ہو چکا ہے، جن میں سے کچھ سالانہ رپورٹیں ہیں اور کچھ موضوعاتی جن میں سے بعض مثلاً ''رپورٹ بلاسود بینکاری'' کو علمی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔ کونسل ۱۸۳۶ء سے اب تک نافذ ہونے والے قوانین کے جائزہ کا کام مکمل کر چکی ہے اور یہ جائزہ بھی حتمی رپورٹ کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ حدود قوانین بھی کونسل کی سفارش پر بنائے گئے تھے، اسی طرح وزارت مذہبی

امور اور فیڈرل شریعت کورٹ جیسے ادارے بھی کونسل ہی کی سفارشات پر معرض وجود میں آئے ہیں۔ اس طرح ''اسلام اور دہشت گردی'' کے عنوان سے نیز حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء پر ایک مختصر عبوری رپورٹ ''حدود و تعزیرات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ'' بھی کونسل کی طرف سے شائع کی گئی ہیں۔ مصری سکالر عبدالحلیم محمد ابوشقہ کی چار جلدوں پر مشتمل کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' کا اردو ترجمہ ''آزادیٔ نسواں عہد رسالت میں'' بھی کونسل کی طرف سے طبع ہو چکا ہے۔

موجودہ اسلامی نظریاتی کونسل کی اس پالیسی کو بھی سراہا گیا ہے کہ وہ اپنی آراء و سفارشات کو نوکر شاہی کی صیغہ راز کی پالیسی ترک کر کے سرخ فیتوں میں بند فائلوں سے نکال کر ذرائع ابلاغ کی کھلی فضا میں لے آئی ہے اور اسے عام قارئین کے لیے بھی دستیاب کر دیا ہے۔ اسی طرح کونسل کی طرف سے ایک نیا اقدام سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد'' کا اجراء ہے جس کے دوسرے شمارے کی اس تقریب رونمائی میں آپ جلوہ افروز ہیں۔ نامعلوم یہ غلط خیال کیوں مشہور ہو گیا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے حالانکہ فقہی مذاہب میں اجتہاد کا عمل جاری ہے، نئے مسائل پر نئی اجتہادی کوششوں کو سامنے لانے کے لیے ہی یہ مجلّہ جاری کیا گیا ہے، اس کے پہلے شمارے کو جو پذیرائی ملی، اس سے ہمارے حوصلوں کو تقویت ملی ہے، اس کے اس دوسرے شمارے کا موضوع اسلام اور مغرب ہے اور اس شمارے میں کوشش کی گئی ہے کہ اسلام اور مغرب کے مابین رابطوں کا جو نیا رخ سامنے آیا ہے، اسے بہتر طریقے سے سمجھ کر اپنا صحیح کردار ادا کیا

گیا ہے۔ اس کوشش میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں، اس پر میرے بعد آنے والے حضرات اہل علم و فکر روشنی ڈالیں گے۔

جناب ڈاکٹر منظفر محسن نقوی، رکن کونسل نے مجلّہ اجتہاد کے موجود شمارے کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ اس بارے میں آج بے شمار سوالات پیدا ہو رہے ہیں کہ اسلام اور مغرب دو مذاہب ہیں یا دو تہذیبیں اور ثقافتیں ہیں۔ مجلّہ اجتہاد کے اس شمارے میں انہی سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے، جو تحسین اور تنقید کے دونوں پہلو لیے ہوئے ہے۔ اس شمارہ کے پہلے حصے ''اسلام اور مغرب'' میں گیارہ مضامین ہیں، جو بہت معلوماتی اور دلچسپ ہیں۔ ''فقہ الاقلیات'' کے حصے میں جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود کا مضمون بہت ہی پرمغز ہے، اس موضوع پر علامہ سیستانی کے فتاویٰ پر مشتمل کتاب ''الفقہ للمغربین'' بہت اہم کتاب ہے، باذوق قارئین کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ فکر دوراں اور مکالمہ کے حصوں میں کونسل کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مذاکرے بہت فکر انگیز ہیں۔ اسی طرح پوپ بینیڈکٹ کے بیان سے متعلق تین مقالات بھی بہت اچھے ہیں البتہ ''انڈونیشیا میں اجتہادی روایت کا ارتقا'' کے زیر عنوان مضمون بہت تشنہ ہے، اس میں مزید تفصیل کی ضرورت تھی، اس شمارہ میں تحسین اور تنقید کے دونوں پہلو اگرچہ موجود ہیں تاہم مجموعی طور پر یہ کوشش قابل قدر ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید ناصر زیدی، ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا کہ اسلام اور مغرب کے درمیان تصادم کی

اسلام اور مغرب دو مذاہب ھیں یا دو تھذیبیں اور ثقافتیں ھیں۔ مجلہ اجتھاد کے اس شمارے میں انھی سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ھے، جو تحسین اور تنقید کے دونوں پھلو لیے ھوئے ھے۔

بات کرنے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کون سا اسلام اور مغرب کا کون سا رخ مراد ہے۔ اس وقت مغرب میں بھی ایسے افراد اور ادارے موجود ہیں جو غلط اور شدت پسندانہ پہلو کو اسلام سے منسوب کرتے ہیں جبکہ اسلام کی اس تعبیر کو نظر انداز کردیتے ہیں جو دوستی، محبت، نصرت و برادری اور عقلی و منطقی بنیادوں پر استوار ہے۔ اسی طرح اسلامی دینا میں بھی بعض افراد اور ادارے اپنی خامیوں اور مشکلات پر پردہ ڈالنے کے لیے مغرب کو صرف ایک سازشی اور اسلام دشمن کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید ناصر زیدی نے اپنی تقریر کے دوسرے حصے میں رسالہ اجتہاد کے تیسرے شمارے کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس شمارے میں علم کلام جدید پر گفتگو کی جائے گی اور اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ کیا اسلامی دنیا میں جدیدیت کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک نئے علم کلام کی ضرورت ہے اور اگر ایک نیا علم کلام وجود میں آرہا ہے تو اس کے خدوخال کیا ہیں۔ آج کے متکلم کی روش کیا ہے اور وہ روایتی علم کلام سے کس حد تک مختلف ہے۔

محمد خالد سیف، معاون مدیر مجلّہ اجتہاد نے اس شمارے کے تمام مندرجات کا تفصیل سے تعارف کرایا اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام اور مغرب کے رابطوں میں نظریاتی اور جغرافیائی سرحدیں بے معنی ہو کر رہ گئی ہیں۔ جہاں مغرب میں اسلام اپنے وجود کا احساس دلا رہا ہے، وہاں اسلام بھی مغرب سے نامانوس نہیں۔ اس دور میں مغربی دانشوروں نے اسلام

اسلام اور مغرب کے درمیان تصادم کی بات کرنے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کون سا اسلام اور مغرب کا کون سا رخ مراد ہے۔

کو خطرہ قرار دیتے ہوئے، اسلام اور مغرب کے درمیان تصادم کی چیخ و پکار سے، اسلام اور مغرب میں منافرت پھیلانے کی جہاں کوشش کی ہے، وہاں بعض مسلمانوں نے بھی مغرب کے خلاف دہائی دے رکھی ہے۔ اسی عالمی دور نے مسلمانوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ اسلام کے فکری، دینی اور ثقافتی پیغام کو انسانیت کے مشترکہ سرمایہ کے طور پر پیش کریں اور مغرب جو روز بروز دین کے ساتھ ساتھ اخلاقی اقدار سے بھی بیزار ہوتا جارہا ہے، اسے اسلام کی انسانی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی دعوت دیں۔

جناب ڈاکٹر اختر سعید صدیقی، پروفیسر کلیہ معارف اسلامیہ کراچی یونیورسٹی نے بہت دلچسپ انداز میں مجلّہ پر تبصرہ کے لیے اپنی گفتگو کا آغاز اس طرح کیا کہ اگر کسی کاہل اور تساہل پسند شخص سے یہ توقع کی جائے کہ وہ کتاب پڑھ کر تبصرہ کرے، تو میرا معاملہ اسی طرح کا ہے بلکہ میں تو اردو کتب و جرائد کے معیار سے اس قدر مایوس ہوں کہ گزشتہ بیس سال سے اردو لٹریچر کے پست معیار کے باعث میں کوئی پوری کتاب نہیں پڑھ سکا، مگر یہ مجلّہ مجھے ۲۵ رجنوری کو موصول ہوا اور پھر مجھے ایک سفر اختیار کرنا پڑا تو میں نے دوران سفر ہی اس کا مطالعہ شروع کیا اور ابھی تک اسے مکمل نہیں پڑھ سکا البتہ اکثر حصہ پڑھ لیا ہے اور امید ہے کہ یہ مجلّہ مایوسیوں کی اس فضا میں امید کی کرن ثابت ہوگا۔ یہ مجلّہ بہت خوش آئند ہے، بہت علمی اور وقیع رسالہ ہے، اس کا پچھلا شمارہ، جو اس کا پہلا شمارہ تھا، علامہ اقبال کے مشہور خطبہ اجتہاد کے بارے میں تھا ضرورت اس امر کی ہے کہ اجتہاد کی وہ

آواز جو علامہ اقبال نے بلند کی تھی، اسے مزید آگے بڑھایا جائے، اس سلسلہ میں علامہ کے نام کو اگر چہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا مگر زمانہ بہت آگے بڑھ چکا ہے، علامہ نے جن امور پر ڈرتے ڈرتے گفتگو کی تھی، اب گفتگو اس سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ آج اجتہاد کو بہت وسیع مفہوم میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے، اجتہاد محض نئے مسائل کو اسلام کی روشنی میں حل کرنے کا نام ہی نہیں بلکہ یہ تو سچائی کی طلب وجستجو کے لیے اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو کھپا دینے کا نام ہے۔

مجلّہ اس دوسرے شمارے کا موضوع ''اسلام اور مغرب'' ہے، اس حوالے سے اس میں ڈاکٹر ممتاز احمد اور ڈاکٹر تمارا سون کے مضامین بہت اہم ہیں، ان میں اسلام اور مغرب کے حوالے سوالات کو براہ راست ایڈریس کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''اسلام اور مغربی دنیا'' کے زیر عنوان اصغر علی انجینئر کا مضمون بھی بہت اہم ہے، پہلے لوگ اس طرح کے موضوعات پر اردو میں لکھتے ہی نہیں بلکہ انگریزی میں لکھتے تھے بہر حال اردو زبان میں اس طرح کے مضامین کی ابتداء بہت خوش آئند ہے، علمی تنقید قابل قدر رہوتی ہے، اصغر علی انجینئر نے اسلام کے روایتی علماء پر تنقید کے ساتھ ساتھ مغرب کے روایت پسند علماء پر بھی تنقید کی ہے کیونکہ تہذیب انسانیت کو مغرب و مشرق دونوں انتہا پسندوں سے خطرہ ہے۔ اس شمارے میں ڈاکٹر طاہر امین کا مضمون ''اسلام، مغرب اور بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ'' بھی مختصر مگر قابل تعریف ہے، بہر حال اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے اتنے وقیع اور قابل قدر مجلّہ کے اجراء بے حد قابل تحسین ہے۔

جناب ڈاکٹر عبدالقدیر سلیم کو سموس انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ سائنسز اینڈ بزنس ایجوکیشن، کراچی نے مجلّہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور مغرب کے موضوع آج کل اسلامی دنیا میں بھی اسی طرح موضوع بحث ہے، جس طرح مغربی دنیا میں۔ اس موضوع پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ہونے والی گفتگو دلچسپ بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات اکتا دینے والی بھی۔ زیر تبصرہ مجلّہ میں جو مشرق و مغرب کے معروف اہل فکر و دانش کی تحریروں سے مرصع ہے، اسلام اور مغرب کے تعلقات کا مختلف جہتوں سے مفصل جائزہ لیا گیا ہے، عیسائیت اور اسلام میں کشمکش ساتویں صدی عیسوی ہی میں اس وقت شروع ہوگئی تھی جس مسلمانوں نے شام پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور عیسائیوں کی اکثریت نے اسے خوش دلی سے قبول بھی کر لیا تھا کیونکہ مسلمانوں نے مفاہمت، مذہبی رواداری اور حریت فکر کا مظاہرہ کیا تھا تا کہ اس زمانہ میں عیسائیوں نے اسلامی عقائد و افکار پر یلغار بھی شروع کر دی تھی جو آج تک جاری ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام اور مغرب کے درمیان خوش گوار تعلقات کے لیے کوشش کی جائے تا کہ مشرق و مغرب پر امن بقائے باہمی کے ساتھ زندہ رہ سکیں لیکن یاد رہے کہ مغرب صرف شمالی امریکہ اور یورپ کا نام نہیں یعنی مغرب کسی جغرافیائی وحدت کا نام نہیں ہے بلکہ جہاں بھی تہذیب اور فکر پر مغرب کی چھاپ ہے، وہاں مغرب موجود ہے۔ آج مغربی تہذیب خدا تعالیٰ کے انکار، کاروبار میں زیادہ سے زیادہ نفع کے حصول اور فرد کی بلا روک ٹوک آزادی سے تعبیر ہے، مغربی فکر میں اخروی کامیابی کا کوئی تصور نہیں، اہل مغرب مذہب کو فرد کا ذاتی معاملہ قرار دیتے ہیں، جب کہ اسلام امن و سلامتی اور فطرت کا دین ہے، اسلام دنیوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اخروی کامیابی کا تصور بھی پیش کرتا ہے۔ مغرب نے مختلف جنگوں میں کروڑوں انسانوں کو اپاہج بنادیا، کروڑوں کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹادیا، ہیروشیما اور ناگاساکی آج بھی مغرب کی سفاکی اور بربریت کا منہ بولتا ثبوت ہیں مگر مجلّہ کی اس خصوصی اشاعت میں اس حوالے سے کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس مجلّہ کا پچھلا شمارہ علامہ اقبال کے خطبہ اجتہاد سے متعلق تھا لیکن یہ امر ملحوظ رہے کہ خود علامہ اقبال اپنی شاعری کو تو الہامی سمجھتے تھے مگر اپنی نثر کو وہ الہامی قرار نہیں دیتے تھے۔ مجموعی طور پر مجلّہ بہت وقیع ہے، اسے خصوصاً ہمارے نوجوانوں تک ضرور پہنچنا چاہیے۔

جناب ڈاکٹر محمد علی صدیقی، سابق ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈیمی/ ڈین سوشل سائنسز فیکلٹی، ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مجلّہ اجتہاد کے اس تاریخی شمارے کی تقریب رونمائی میں شرکت میرے لیے باعث سعادت ہے میں اس کے اجراء پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان لوگوں کو بھی مبارک باد کا مستحق سمجھتا ہوں جنہوں نے کونسل کی خفیہ رپورٹوں کو

مغرب کو کوئی نہ کوئی حریف چاہئیے، پہلے اس نے سوشلزم کو اپنا حریف بنایا تھا، سوشلزم کے خاتمہ کے بعد اس نے اسلام کو اپنا ہدف قرار دے لیا ہے۔

افادہ کے لیے عام کر دیا ہے، انہوں نے بحث وتحقیق کے دروازے کو کھول کر بھی ایک بہت اچھا اقدام کیا ہے، جہاں تک اس مجلّہ کے مضامین کا تعلق ہے، تو ان میں سے ہر مضمون اچھا ہے، بعض بہت اچھے ہیں، مثلاً اصغر علی انجینئر کا مضمون ''اسلام اور مغربی دنیا'' بہت اچھا مضمون ہے لیکن مدیر مسئول اور چیئر مین کونسل ڈاکٹر محمد خالد مسعود کا مضمون ''اسلام اور مغرب- جدید فقہی مسائل'' سب سے اچھا مضمون ہے، جس میں نہایت سادگی و پرکاری کے ساتھ بہت اہم مسائل کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ مغرب کو کوئی نہ کوئی حریف چاہیئے، پہلے اس نے سوشلزم کو اپنا حریف بنایا تھا، سوشلزم کے خاتمہ کے بعد اس نے اسلام کو اپنا ہدف قرار دے لیا ہے، ہم اہل مغرب کے لیے بہت اچھا شکار ثابت ہوئے ہیں، ہم میں ان کی زبان میں گفتگو کی استعداد ہی نہیں حالانکہ اس زبان کو سمجھنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا تمام ترقی پذیر اقوام کی ذمہ داری ہے تاہم چند شخصیتوں سے اس ضرورت کا احساس کیا اور انہوں نے اس میدان میں کمال حاصل کیا ہے، ان میں ایک جناب اصغر علی انجینئر بھی ہیں، جن کے مضمون کی طرف میں اشارہ کر چکا ہوں، وہ بہت لائق اور عصری تقاضوں سے واقف دانشور ہیں، ہمیں انہیں اپنے ہاں بلانا چاہیئے تاکہ ہم ان کی فکر و دانش سے استفادہ کر سکیں۔ بہر حال اس خاص مجلّہ کے تمام مضامین اچھے اور یہ ایک قابل قدر کوشش ہے البتہ ڈاکٹر محسن مظفر نقوی کے مضمون نے متاثر کرنے کی بجائے پریشان زیادہ کیا ہے۔

جناب جاوید احمد غامدی رکن کونسل نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ کسی کتاب یا رسالے پر تبصرہ کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک کا تعلق اس کی ظاہری شکل وصورت سے اور دوسرے کا اس کے اندرونی مضامین ومندرجات سے ہے، ہم مشرقی لوگ صورت پرست ہیں اس حوالے سے مجلّہ کے ذمہ داروں نے بڑی محنت کی ہے، انہوں نے نظر نوازی کا پورا پورا اہتمام کیا ہے، وافر مقدار میں تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے الغرض ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے یہ ایک دیدہ زیب اور جاذب نظر پیش کش ہے۔ جہاں تک اس کی اشاعت خاص کے مضامین ومندرجات کا تعلق ہے، تو اس اعتبار سے بھی یہ بہت غنیمت ہے، اس میں تمام بنیادی اور ضروری باتیں زیر بحث آگئی ہیں لیکن یہ موضوع بہت طویل ہے، اسلام اور مغرب کا مسئلہ ہماری موت وحیات کا مسئلہ ہے۔ یہ موضوع اپنے وسیع دامن اور بے حد گہرے تناظر میں اتنے مسائل لیے ہوئے ہے کہ ان کے لیے

فقهی مذاهب میں اجتهاد کا عمل جاری هے، نئے مسائل پر نئی اجتهادی کوششوں کو سامنے لانے کے لیے هی یه مجله ...یا گیا هے۔

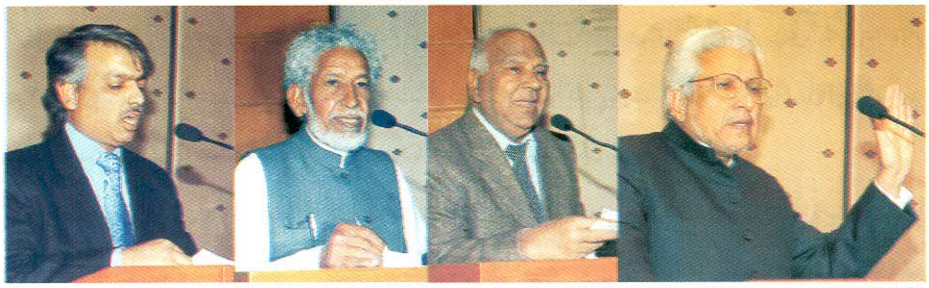

صرف ایک اشاعت کافی نہیں بلکہ اس مجلّہ کی دو تین اشاعتیں وقف ہونی چاہئیں تا کہ موضوع سے متعلق تمام مسائل ومباحث کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا جاسکے۔ جناب پرفیسر عبدالقدیر سلیم نے ابھی جو تقریر فرمائی ہے، اس کے بھی غیر جانبدارانہ جائزہ کی ضرورت ہے۔ مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں تعصّبات اور غلط فہمیاں ہیں، مغرب اسلام کے منفی ادراک کو جنم دینے میں مغرب کے استعمار، مسلمانوں کے علاقوں پر اس کے سیاسی غلبے، مغربی ذرائع ابلاغ کے غیر متوازن رویے، مسلمانوں غیر مسلموں کی ایک دوسرے کے عقائدوافکار سے لاعلمی اور عالمی تناظر سے بے خبری اور خود مسلمانوں کی اپنی بہت سی خامیاں اور کوتاہیاں اس کی ذمہ دار ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مغرب اپنے اس ادراک پر نظر ثانی کرے اور اسلامی تہذیب کے علمبردار بھی خود کو رجعت پسندی کی خود بینی سے آزاد کریں، یہ طرزِ عمل دونوں کے لیے مفید ہوگا۔

کسی تہذیب کے جائزہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس نے حیات وکائنات کے بارے میں کیا فکر پیدا کیا ہے؟ تہذیب نفس اور مادہ کے اعتبار سے وہ تہذیب کس مقام پر کھڑی ہے؟ اس اعتبار سے دنیا کو تہذیب سکھانے کا نعرہ بلند کرنے والا مغرب آج خود تہذیب کے دامن کو تار تار کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔ مغرب نے بلاشبہ حیران کن سائنسی ترقی تو کی مگر انسانی زندگی کے مسائل کو حل کرنے میں نہ صرف یہ کہ ناکام رہا بلکہ اس نے بہت سے مسائل خود پیدا کردیے ہیں۔ آج مسلمانوں کا بھی اگرچہ وہ کردار نہیں، جو مطلوب ہے اور دنیا میں کوئی اسلامی ریاست حقیقی معنوں میں موجود نہیں کہ جسے ایک ماڈل کے طور پر پیش کیا جاسکے لیکن اس کے باوجود مغرب میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب آج بھی اسلام ہے۔

کونسل کی طرف سے یہ ابتدائی کوشش ہے، اسے ابتدائی ہی سمجھیں، زبان وبیان اور اسلوب کے اعتبار سے بھی مضامین ومندرجات نہ بہت علمی انداز کے ہیں اور نہ عامیانہ، محنت اور کوشش سے اس میں مزید نکھار پیدا جاسکتا ہے اور ذمہ داروں سے امید ہے کہ وہ اسے مزید بہتر بنانے کے لیے کوشش جاری رکھیں گے۔

جناب ڈاکٹر منظور احمد ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد/ رکن کونسل نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ آج کی تقریب سعید اس اعتبار سے بہت باعث مسرت ہے کہ اس میں مقررین نے جو علمی وفکری باتیں کی ہیں، اس طرح کی باتیں کتب اور جرائد ومجلّات کی تقریات میں سننے میں نہیں آتیں، اہل علم ودانش نے آج جن مسائل کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے، وہ بلاشبہ لائق توجہ ہیں۔ مغرب کا موضوع بہت طویل ہے، پرانے تصورات میں مشرق ومغرب کی تقسیم تھی، اسلام اور مغرب کی نہیں کیونکہ مغرب بھی خود اسلام کا حصہ تھا۔ مغرب نے انسانی اقدار پر بہت زور دیتا ہے لیکن اس کی اپنی تاریخ یہ ہے کہ نصف صدی میں سات کروڑ سے زیادہ انسانوں کو ماردیا، جو معمولی بات نہیں ہے۔

مجلّہ کی انتظامیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اگلے شمارے کا موضوع اسلام اور جدید علم کلام ہوگا، میری تجویز یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ایک میٹنگ کرکے پیراڈائم مقرر اور موضوعات کا تعین کرلیا جائے، زبان بھی سہل اور آسان استعمال کی جائے تا کہ یہ رسالہ بہت بوجھ نہ بن جائے۔

آخر میں جناب ڈاکٹر خالد مسعود نے تقریب میں شرکت کے والے تمام مقررین مہمان گرامی اور خواتین وحضرات کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے جناب ڈاکٹر منظور احمد اور عثمان انسٹیٹیوٹ کے احباب کرام کا خصوصی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کے لیے اتنی اچھی جگہ کا انتظام کیا۔

ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے کونسل کی طرف سے تمام مقررین کو شیلڈز اور کونسل کی مطبوعات کے سیٹ پیش کیے۔ تمام حاضرین کو عشائیہ میں شرکت کی دعوت دی، جس کا کونسل کی طرف سے اہتمام کیا گیا۔ اس طرح یہ تقریب سعید بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی، اس تقریب میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب خورشید احمد ندیم مدیر مجلّہ اجتہاد نے انجام دیے۔